آسان ہندی ویاکرن

سر سید بک ڈپو۔ علی گڑھ

آسان ہندی ویاکرن

مولفہ

ابو محمد امام الدین رام نگری

ناشر

سرسید بک ڈپو علی گڑھ

سن اشاعت : ۱۹۸۱ء

تعداد : ایک ہزار

ناشر : سرسید بک ڈپو علی گڑھ

مطبع : لیتھو کلر پرنٹرس علی گڑھ

قیمت :

پیشِ لفظ

جو لوگ اردو قواعد سے واقف ہیں اور وہ ہندی جانتے ہیں یا ہندی پڑھ رہے ہیں لیکن ہندی ویاکرن نہیں جانتے وہ اس کتاب کے ذریعہ بڑی آسانی سے ہندی ویاکرن سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ جو لوگ دونوں زبانوں کے قواعد نہیں جانتے وہ بھی کسی سے پڑھے بغیر اس کتاب کے ذریعہ اردو ہندی دونوں زبانوں کے قواعد سے واقف ہو سکتے ہیں اس لیے کہ دونوں زبانوں کے قواعد کے سارے مسائل نہایت آسان اور سلیجھے ہوئے پیرائے میں لکھے گئے ہیں۔

"آسان ہندی ویاکرن" ان طلبہ کے لیے خاص طور پر نہایت مفید اور کارآمد ہے جو ہندی مدرسوں اور مکتبوں میں ہندی پڑھ رہے ہیں اور جن کے لیے ہندی لازمی قرار دی گئی ہے۔

خاکسار
ابو محمد امام الدین رام نگری

فہرست

عنوان

پہلا باب

ویاکرن (قواعد)

عزیزو آؤ ہم تمھیں ویاکرن (व्याकरण) سکھائیں، تم کہو گے کہ یہ ویاکرن کیا چیز ہے؟ تو سنو، تم جو بات چیت کرتے ہو یا لکھتے ہو اس کے لیے کچھ قاعدے مقرر ہیں۔ اگر وہ قاعدے تم کو معلوم نہ ہوں تو تم صحیح بول اور لکھ نہیں سکتے۔ تم غلطیاں کرو گے اور تم کو ان کا پتہ نہ چلے گا۔ اسی طرح اگر دوسرا شخص بولنے یا لکھنے میں غلطی کرے گا تو اسے بھی تم نہ سمجھ سکو گے۔

ممکن ہے تم نے ابھی تک ہماری بات پورے طور پر نہ سمجھی ہو تم اس لیے ہم تمھیں کچھ مثالیں دے کر سمجھائیں۔ اگر تم کہو "چڑیا بول رہا ہے" تو یہ غلط ہوگا۔ تم کو کہنا چاہیے "چڑیا بول رہی ہے"۔ اسی طرح اگر تم کہو "یہ میرا کتاب ہے" تو یہ بھی غلط ہوگا۔ تم کو کہنا چاہیے کہ

"یہ میری کتاب ہے۔"

ایک مثال اور لو۔ اگر تم کہو "عبداللہ اور محمود لکھ رہا ہے تو یہ غلط ہوگا۔ کہنا چاہیے "عبداللہ اور محمود لکھ رہے ہیں۔

اسی طرح اگر تم کہو کہ "ہم جا رہا ہوں" تو یہ غلط ہوگا۔ تمھیں کہنا چاہیے "ہم جا رہے ہیں" یا پھر اسی طرح کہو "میں جا رہا ہوں"۔

اسی طرح یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ "میں رک نہیں سکتا ہمیں جانے دو" یوں کہنا چاہیے۔ "میں رک نہیں سکتا مجھے جانے دو"۔

یا اس طرح کہہ سکتے ہیں "ہم رک نہیں سکتے ہمیں جانے دو۔

مجھے امید ہے کہ یہ تم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ بولنے یا لکھنے میں صحیح اور غلط کا کیا مطلب ہے۔ ویاکرن اس ودیا (विद्या) یا علم کو کہتے ہیں جس میں صحیح بولنے اور لکھنے کے قاعدوں کا بیان ہوتا ہے۔ اردو میں تو ویاکرن کو "قواعد" کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا نام "گرامر" ہے۔

بھاشا یعنی زبان

تم جو کچھ بولتے ہو، بات چیت کرتے ہو، لکھتے پڑھتے ہو ان میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ اکشر शब्द अक्षर شبد اور واکیہ वाक्य یعنی حرف، لفظ اور جملہ، اکشروں سے شبد اور شبدوں سے جملے بنتے ہیں۔

تم کوئی بات بول کر یا لکھ کر دیکھو گے تو اس میں تینوں چیزیں موجود ہوں گی۔ انھیں چیزوں کے "سموہ" یا مجموعہ کے ذریعہ تم اپنے دل کی بات زبان سے کہتے ہو یا قلم سے لکھتے ہو اور دوسروں کی کہی ہوئی یا لکھی ہوئی بات کو سمجھتے ہو۔

تو حرفوں یا لفظوں اور جملوں کے جن مجموعوں کے ذریعہ تم اپنے دل کی بات کہتے یا لکھتے یا دوسروں کے دل کی بات ہوئی بات سمجھتے ہو اسے ہندی میں بھاشا اور اردو میں زبان کہتے ہیں۔

ہندوستان بہت بڑا ملک ہے، اس کے بہت سے حصے ہیں جن کو پردیش یا صوبہ کہتے ہیں، اس ملک میں بہت سی بھاشائیں یا زبانیں بولی جاتی ہیں، جیسے ہندی، اردو، مراٹھی، گجراتی، اوڑیا بنگالی، آسامی، تیلگو، ملیالم، پنجابی وغیرہ یہ جس کی ویاکرن ہے اسے ہندی کہتے ہیں اور جن حرفوں میں ہندی لکھی جاتی ہے اُسے ناگری یا دیوناگری لپی (नागरी) کہتے ہیں۔

اکشر یا حرف

تم یہ جان ہی چکے ہو کہ اکشر حرف کو کہتے ہیں، یہاں تم ان کی اصلیت بھی سمجھ لو۔ تمہارے منہ سے جو بھی آواز نکلتی ہے وہ اصل اکشر یا حروف ہی ہوتے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ क, ल, म تینوں حرف ہیں، اب تم اپنے منہ سے "قلم" کہو۔ دیکھو تمہارے منہ

سے کیا آواز نکلی न - म - क اسی طرح تم نمک کہو اور دیکھو
تمہارے منہ سے جو آواز نکلی اس میں یہ تین حروف ہیں (न - म - क)
ان دونوں مثالوں سے تمہاری سمجھ میں آگیا ہوگا کہ تمہارے منہ سے
جو آواز نکلتی ہے وہ کوئی نہ کوئی اکشر یا حرف ہوتا ہے۔ اس لیے خوب
سمجھ لو کہ تمہارے منہ سے نکلی ہوئی آواز کوئی نہ کوئی اکشر یا حرف
ہوتا ہے۔

شبد یا لفظ

اکشروں یا حرفوں کے مجموعہ کو شبد (शब्द) کہتے ہیں۔ قلم
نمک ہی کو دیکھو دونوں لفظ اکشروں کا مجموعہ ہیں، اسی طرح کچھ
اور شبدوں یا لفظوں کو لو
आदमी - कागज़ - यादगार
नौकर - नमक - घर

یہ سب ہی شبد یا لفظ ہیں اور سب ہی اکشروں کا مجموعہ
ہیں اس لیے یاد رکھو اکشروں کے مجموعہ کو شبد یعنی لفظ کہتے ہیں

سارتھک (सार्थक)

یا بامعنی لفظ

شبدوں کی دو قسمیں ہیں، ایک سارتھک (सार्थक) یعنی
بامعنی لفظ، اوپر مثالوں سے جتنے شبد دیئے گئے ہیں وہ سب سارتھک

ہیں یعنی ان سب شبدوں کے ارتھ یا معنی صاف صاف سمجھ میں
آجاتے ہیں۔ اسی طرح وہ سارے شبد سارتھک کہلائیں گے جن
کے کچھ ارتھ یا معنی ہوں جیسے - पढ़ा - पीता - काला - रोटी -
दाल पानी - खाना - नगर - وغیرہ

نرر تھک निरर्थक

یا بے معنی لفظ

شبدوں کی دوسری قسم نرر تھک - निरर्थक ہے یعنی
ایسے الفاظ جن کے کچھ معنی نہ ہوں جیسے - पानी - बानी - खाना -
वाना - रोटी - वोटी - दाल - वाल

ان مثالوں میں वाल - बानी - वाना - वोटी کے کچھ معنی نہیں ہیں
بول چال میں اس طرح کے جتنے الفاظ آئیں یاد رکھو ان کو نرر تھک
شبد کہتے ہیں۔

واکیہ (वाक्य)

شبدوں کے سموہ یا مجموعہ کو واکیہ (वाक्य) یعنی جملہ کہتے
ہیں۔ واکیہ یا جملہ کسے کہتے ہیں اسے ان مثالوں سے سمجھو۔

(۱) حضرت محمد خدا کے رسول ہیں۔

(۲) قرآن خدا کی کتاب ہے

(۳) اسلام خدا کا دین ہے

(۴) ہندوستان ہمارا وطن ہے۔

یہ سب واکیہ یا جملے ہیں اور ہر جملے میں ایک پوری بات کہی گئی ہے۔ ان مثالوں سے تم نے جان لیا کہ جس سموہ یا مجموعہ سے کوئی پوری بات معلوم ہو اسے واکیہ یا جملہ کہتے ہیں، اس لیے یاد رکھو، شبدوں کے مجموعہ کو جس سے کوئی پوری بات معلوم ہو اسے واکیہ کہا جائے گا اسی کو پورن واکیہ पूर्ण वाक्य بھی کہتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا جملہ ہو جس سے پوری بات نہ معلوم ہو تو سمجھ لو وہ جملہ پورا نہیں بلکہ ادھورا ہے۔ جیسے "عبداللہ کتاب لے کر" اتنے سے کوئی بات پوری نہیں ہوئی اس لئے یہ ادھورا جملہ یا اپورن واکیہ अपूर्ण-वाक्य کہلائے گا۔

اُدّیشیہ اور ودھیہ उद्देश्य और विधेय

اوپر جو چار واکیہ دئیے گئے ہیں، ان پر غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ان میں ہر واکیہ میں دو دو ٹکڑے ہیں۔

پہلے واکیہ میں حضرت محمدؐ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔

دوسرے واکیہ میں قرآن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ خدا کی کتاب ہے۔

تیسرے واکیہ میں اسلام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ خدا ای

دین ہے۔

چوتھے واکیہ میں ہندوستان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ہمارا وطن ہے اب آؤ سمجھو کہ اُدّیشیہ उद्देश्य اور ودھیہ विधेय کسے کہتے ہیں۔ جس چیز کے بارے میں کوئی بات کہی جائے وہ چیز اُدّیشیہ کہلاتی ہے اور وہ بات ودھیہ کہلاتی ہے جو کسی چیز کے بارے میں کہی جاتی ہے۔ اس قاعدے کے مطابق پہلے جملے میں حضرت محمدؐ دوسرے جملہ میں قرآن، تیسرے میں اسلام اور چوتھے جملہ میں ہندوستان اُدّیشیہ ہیں اور ان چاروں کے بارے میں کوئی بات کہی جائے وہ چیز اُدّیشیہ ہے اور اس بات کو جو اس کے بارے میں کہی جائے اُسے ودھیہ کہتے ہیں۔

اُردو قواعد میں اُدّیشیہ کو مبتدا یا اسم کہا جاتا ہے اور ودھیہ کو خبر جس جملہ میں یہ دونوں چیزیں ہوتی ہیں اسے جملہ اسمیہ خبریہ کہتے ہیں۔

مشق

۱۔ ویاکرن کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا مقصد کیا ہے؟

۲۔ بھاشا کسے کہتے ہیں؟

۳۔ شبد واکیہ کیسے بنتے ہیں؟

۴- اڈلیشیہ اور ودھیہ کا فرق بتاؤ؟

۵- نیچے کے واکیوں میں اڈلیشیہ اور ودھیہ الگ الگ کر کے دکھاؤ۔

(۱) تاج محل آگرہ میں ہے۔

(۲) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ہے۔

(۳) دلّی ہندوستان کی راجدھانی ہے۔

(۴) رام نگر ضلع بنارس میں ہے۔

دوسرا باب

वर्ण विभाग

ورن وبھاگ

ویاکرن کے تین خاص وبھاگ یا حصّے ہیں۔

(۱) ورن (वर्ण) وبھاگ :۔ ورن کے معنی حرف کے ہیں اور وبھاگ کے معنی حصّے کے ہیں۔ اس حصّہ میں حرفوں کا بیان ہوتا ہے اس لیے اس کو ورن وبھاگ کہتے ہیں

(۲) شبد وبھاگ :۔ (शब्द विभाग) = اس حصّہ میں شبدوں یعنی لفظوں کا بیان ہوتا ہے۔

(۳) واکیہ وبھاگ (वाक्य विभाग) :۔ اس حصّہ میں واکیوں یعنی جملوں کا بیان ہوتا ہے ہم اس باب میں وہ اکشروں یا ورنوں کا بیان کریں گے۔ اکشروں یا ورنوں کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) سُوَر (स्वर) (۲) وینجن :- (व्यंजन)

سُوَر :- سُوَر کے معنی آواز کے ہیں۔ سُوَر ان درفوں یا اکشر کو کہتے ہیں جو اپنی آواز خود دیتے ہیں۔ ان کو اپنی آواز ظاہر کرنے کے لیے دوسرے اکشروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سُوَر یہ ہیں۔ अ आ इ ई उ ऊ ए ऐ ओ औ

اِن سوروں کو بول کر دیکھو۔ اُن میں سے کچھ کے بولنے میں کم وقت لگتا ہے اور کچھ کے بولنے میں زیادہ، اس لیے سوروں کی بھی دو قسمیں مانی جاتی ہیں۔ کم وقت لگنے والوں کو ہرسو سور (ह्रस्व स्वर) کہتے ہیں اور زیادہ وقت لگنے والوں کو دیرگھ سُوَر (दीर्घ स्वर) ۔ अ इ उ ہرسو سُوَر ہیں باقی دیرگھ۔

ان سوروں کے علاوہ دو سُر اور ہیں अं اور अः ، अं کو انوسوار (अनुस्वार) اور अः کو وِسرگ (विसर्ग) کہتے ہیں

وینجن: جو اکشر دوسرے اکشر کی مدد کے بغیر اپنی آواز ظاہر نہیں کرتے ہیں وہ وینجن (व्यंजन) ہیں۔

(۱)	क	ख	ग	घ	ङ	कवर्ग
(۲)	च	छ	ज	झ	ञ	चवर्ग
(۳)	ट	ठ	ड	ढ	ण	टवर्ग
(۴)	त	थ	द	ध	न	तवर्ग
(۵)	प	फ	ब	भ	म	पवर्ग

کو نیچے نقطے لگاتے ہیں جیسے ... ز، ز، ض اور ظ
کے لیے ... کے نیچے نقطہ لگا دیا جاتا ہے جیسے ...

سنیوگ یا حرفوں کا میل

سور کا وینجنوں سے میل

سور وینجنوں سے ملتے ہیں تو ان کی صورت بدل جاتی ہے۔ بدلی ہوئی صورت کو اہرا کہتے ہیں۔

... کی کوئی ماترا الگ نہیں ہے وہ وینجنوں میں چھپی رہتی ہے۔ اسے دور کرنا ہوتا ہے تو وینجن کے نیچے اس طرح کا ایک نشان لگا دیتے ہیں ... ، اس نشان کو "ہل" کہتے ہیں۔
ماترا وینجنوں پر اس طرح لگتی ہے۔

ऐ اور औ کی ماترائیں ै ौ یہ اس طرح لگتی ہیں۔ कै कौ

انسوار (अनुस्वार) سیرگ विसर्ग کی ماترائیں

صرف ان کے نقطے ہوتے ہیں جیسے ं ः اور انسوار کی ایک ماترا یہ بھی ہے ँ جسے چندر بندو کہتے ہیں۔ انوسوار کی آواز "ن" کی اور وسیرگ کی آواز "ہ" کی ہوتی ہے یہ ماترائیں اس طرح لگتی ہیں۔

सुन्दर (سندر) हँस हंस (ہنس) चाँद (چاند) अतः (اتہہ)

क्रमशः کرمشہ

ایک سور ऋ بھی ہے، اس کی آواز रि کی ہوتی ہے اس کی ماترا یہ ہے (ृ) یہ حرفوں کے نیچے اس طرح لگتی ہے कृपा (کرپا) मृग (مرگ)

ویجنوں کا میل

جب دو یا دو سے زیادہ ویجنوں کے بیچ میں کوئی سور نہیں ہوتا تو ان کو آپس میں ملا دیتے ہیں۔ اس میل کو سینوگ संयोग کہتے ہیں، میل کی حالت میں کھڑی پائی والے ویجنوں کی پائی گرا دی جاتی ہے اور وہ آدھے رہ جاتے ہیں جیسے

म ग त ठ प - च ध य व न ट ह ड र क -

اس حالت میں یہ اس طرح لکھے جاتے ہیں۔

मच्छर - विघ्न - ग्यारह - तख्ती - रिक्शा -

चम्पा - सच्च - हफ़्ता - प्यास - डंडा - नश्य -

सन्तज - बिजली

جب ایک ہی ویبخن دہرا آتا ہے تو دونوں کو نیچے اوپر لکھتے
ہیں اور برابر بھی جیسے
चिट्ठी – बिल्ली – कच्ची – पक्का –
बिल्ली – रद्दी – पक्का – कच्चा – टिड्डी –
تھ دہرا آتا ہے تو اس طرح لکھا جاتا ہے جیسے
मन्तर – कुत्ता
اور ت جب ک کے ساتھ ملتا ہے تو اس طرح آتا ہے क्त
جیسے भक्ति

دوسرے حرفوں کے ساتھ ملنے کی صورت میں र کی صورت
ایسی ہو جاتی ہے۔ प्रेम – फ़िक्र – कब्र – राष्ट्र

سندھی یا لفظوں کی ملاوٹ

تم نے سنیوگ کا قاعدہ تو سمجھ لیا اب سندھی
संधि کا قاعدہ بھی سن لو۔ سندھی کے معنی ملاپ کے ہیں
دو مختلف لفظوں کو ملا کر تیسرا لفظ بنانے کو سندھی کہتے ہیں۔
لیکن ملاپ ہوتا ہے پہلے لفظ کے آخر اور دوسرے لفظ کے پہلے
حرف کے ذریعہ اس لیے اس کو اکثر سندھی کہتے
ہیں۔

سنیوگ اور سندھی میں فرق یہ ہے کہ سنیوگ سے اکشر نہیں بدلتے لیکن دو اکشروں میں سندھی ہونے پر ایک یا دونوں اکشروں میں تبدیلی ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی دونوں جگہ کوئی تیسرا اکشر آجاتا ہے۔

سندھی کے ذریعہ کس طرح تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کو نیچے کی مثالوں سے سمجھو۔

سندھی		الگ الگ
रामाधार	—	रामा-अधार
सूर्योदय	—	सूर्य-उदय
परमात्मा	—	परम आत्मा
सदानन्द	—	सत-आनन्द
उद्धार		अत-हार
निष्पाय		निः पाय
निर्धन		निः-धन
मनोभाव		मन-भाव
न्यायोचित		न्याय-उचित
शिवालय		शिव आलय
प्रत्येक		प्रत-एक
जगदीश		जगत-ईश

سندھی	الگ
उच्चारण	उत्-चारण
दुष्कर	दुः-कर
पुनर्जन्म	पुनः-जन्म
मनोहर	मनः-हर
वसन्तोत्सव	वसन्त-उत्सव
विद्यालय	विद्या-आलय

مشق

(۱) اور ح کی ماتراؤں کا استعمال کیسے کروگے اور دو یا کئی شبد سامنے نہ آئے گا تو کیسے لکھوگے؟

(۲) سنیوگ اور سندھی میں کیا فرق ہے؟

(۳) سنیوگ اور سندھی کی دو دو مثالیں لکھو۔

(۴) پُنرجنم، پرماتما، جگدیش اور منوبھاؤ میں کن کن شبدوں کے درمیان سندھی ہوئی ہے؟

(۵) پرم ایشور परम ईश्वर اور شیو آلے शिवआयल میں سندھی کیسے کروگے؟

تیسرا باب

शब्द विभाग

شبد وبھاگ

یہ بات اوپر اچھی طرح سمجھائی جا چکی ہے کہ شبد یا لفظ کسے کہتے ہیں، یہاں اس کی قسمیں بتائی جائیں گی۔ ویاکرن یا قواعد کی رو سے شبد پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) سنگیا (संज्ञा) اُسے اردو میں "اسم" کہتے ہیں۔ تم اسے نام بھی کہہ سکتے ہو جیسے رشید، کتاب، آم، بلی وغیرہ

(۲) سروَنام (सर्वनाम) اس کو اردو میں "ضمیر" کہتے ہیں یعنی وہ لفظ جو نام کی جگہ آتے ہیں جیسے ہم۔ تم۔ وہ۔ آپ وغیرہ۔

(۳) وشےشن (विशेषण) اسے اردو میں "صفت" کہتے ہیں جیسے کسی چیز کا رنگ اور اچھائی برائی وغیرہ۔

(۴) کریا (क्रिया) اسے اردو میں فعل کہتے ہیں تم اسے کام بھی کہہ سکتے ہو۔

(۵) اویئہ (अव्यय) اسے اردو میں "حروف" کہتے ہیں اور ہندی میں شبد بھی کہلاتے ہیں۔

سنگیا (संज्ञा) یا اسم

یہ تو تم کو معلوم ہی ہو چکا ہے کہ سنگیا (संज्ञा) اسم کو کہتے ہیں اور سنگیا یا اسم اس شبد کو کہتے ہیں جو کسی چیز کا نام ہو، خدا قرآن، مکہ، مدینہ، جنت، دوزخ ہندوستان، دلی، لکھنو علی گڑھ، رام نگر، بنارس، آدمی، جانور، دریا، پہاڑ، عبد اللہ بھگوان داس، خدا بخش، جواہر لال، مولانا آزاد، یہ سب سنگیائیں ہیں یا یوں سمجھو یہ سارے شبد کسی نہ کسی چیز کے نام ہیں۔

سنگیا کے بھید یا اسم کی قسمیں

سنگیا کے تین بھید یا اسم کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) جاتی واچک سنگیا जाति वाचक संज्ञा اس کو اردو میں اسم عام یا اسم جنس کہتے ہیں۔ یعنی اس کی وہ قسم جس سے کوئی خاص چیز نہ جانی جا سکے بلکہ اس کی جنس معلوم ہو جیسے آدمی، جانور، دریا پہاڑ، گائے بیل، درخت، شہر ملک یہ سب جاتی واچک

سنگیائیں ہیں، ان سنگیاؤں سے ہم نے آدمی، جانور، دریا، پہاڑ وغیرہ تو جانا کہ کون آدمی، کون جانور، کون دریا، کون بیل کون درخت، کونسا شہر اور ملک، بس ان سب چیزوں کی جنس یعنی قسم معلوم ہوئی۔ آدمی ایک جنس ہے، اسی طرح جانور دریا پہاڑ وغیرہ سب الگ الگ جنسیں ہیں۔ ایسے سارے شبد جو کسی چیز کی جنس کے لیے بولے جاتے ہیں وہ سب جاتی واچک سنگیا کہلاتے ہیں۔

(۲) ویکتی واچک سنگیا (व्यक्ति वाचक संज्ञा) اسے اردو میں اسم خاص یا اسم معرفہ کہتے ہیں۔ یہ ایسے سنگیا یا اسم کو کہتے ہیں جو کسی جنس کے لیے نہیں بلکہ کسی خاص چیز کے لیے بولا جائے، جیسے جواہر لال، مولانا آزاد، گنگا، جمنا، ہمالہ، دہلی، علی گڑھ، جامعہ اردو، مسلم یونیورسٹی، سرسید بک ڈپو، مکتبہ تحفظ ملت، رام نگر، بنارس وغیرہ۔ یہ سب سنگیائیں خاص آدمی، خاص دریا، خاص پہاڑ اور خاص شہر وغیرہ کے نام ہیں۔ یہی مطلب ہے ویکتی واچک سنگیا کا۔ ویکتی واچک سنگیا کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی ویکتی یعنی شخص ہی کا نام ہو۔ کسی خاص چیز کا نام ویکتی واچک سنگیا ہے۔

(۳) بھاؤ واچک سنگیا भाव वाचक संज्ञा اس کو اردو میں اسم کیفیت کہتے ہیں۔ یہ سنگیا کسی چیز کی جنس یا اس جنس کی کسی خاص چیز کا نام نہیں ہوتی بلکہ اس سے کسی چیز کی خاصیت، کیفیت یا

حالت معلوم ہوتی ہے۔ بھاؤ واچک سنگیا کے آخر میں یہ حروف ہوتے ہیں۔ (त – क – ई – पा – पन – वट) وغیرہ جیسے

ठंडक – चिकनायी – सुन्दरता – मोटापा =

लड़कपन – बनावट وغیرہ

مشق

۱۔ شبدوں کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ جاتی واچک سنگیا اور کمتی واچک سنگیا کا فرق بتاؤ؟

۳۔ بھاؤ واچک سنگیا کو کن چیزوں سے پہچانو گے؟

نوٹ:۔ سنگیا کی تینوں قسموں کی دو دو مثالیں دو۔

چوتھا باب

لنگ लिंग - یا جنس

تم سنگیا کو تو سمجھ چکے، اب ان کی حالتوں کو بھی سمجھ لو۔

سنگیا کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ لنگ، وچن اور کارک۔

تم اتنا تو جانتے ہی ہو کہ کچھ چیزیں نر ہوتی ہیں اور کچھ چیزیں مادہ۔ ہندی میں نر کو پرش (पुरुष) اور مادہ کو استری (स्त्री) کہتے ہیں اور اردو قواعد میں نر کو مذکر کہا جاتا ہے اور ہندی میں پلنگ اور مادہ کو اردو میں مؤنث اور ہندی میں استری لنگ पुल्लिंग کہتے ہیں۔ اس طرح لنگ کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔ (۱) پلنگ (۲) استری لنگ स्त्रीलिंग

پلنگ पुल्लिंग جو شبد نر یا پرش کی سنگیا یعنی اسم ہوتے ہیں وہ پلنگ کہلاتے ہیں، مرد، باپ بیٹا، بھائی

بکرا، مرغ، گھوڑا، بیل، اونٹ، درخت، پہاڑ، مکان، باندر، سورج، چاند، وغیرہ سب شبد پلنگ ہیں کیونکہ یہ سب جن چیزوں کے نام یا سنگیا ئیں ہیں وہ سب پُرش مذکر بولے جاتے ہیں۔

استری لنگ

عورت، ماں، بیٹی، بہن، گھوڑی، گائے، اونٹنی، مرغی، بکری، پہاڑی، کوٹھی، گلی وغیرہ یہ شبد استری لنگ ہیں۔ اس لیے یہ سب شبد استری یا مادہ کی سنگیا ئیں ہیں۔

جاندار چیزوں کا پلنگ اور استری لنگ ہونا تو آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن بے جان چیزوں کا پلنگ یا استری لنگ ہونا مشکل ہے۔ اس کے لیے دیکھنا چاہیے کہ بھاشا یا زبان کے جاننے والے بے جان چیزوں میں سے کس چیز کو پلنگ بولتے اور لکھتے ہیں اور کس چیز کو استری لنگ۔ بس انھیں کے مطابق بولنا اور لکھنا چاہیے۔

(الف) ہندی زبان میں درخت پلنگ بولے جاتے ہیں لیکن جامن، بیر، سپاری، بیل، املی وغیرہ استری لنگ مانے جاتے ہیں

(ب) پہاڑوں، مہینوں، دنوں اور ستاروں کے نام پلنگ ہوتے ہیں جیسے ہمالہ، جمعہ، ساون، سورج چاند وغیرہ

(ج) دریاؤں کے نام ہندی میں استری لنگ ہوتے ہیں جیسے گنگا جمنا، گوداوری وغیرہ اس لیے کہ ہندی میں دریا کو ندی کہتے ہیں اور ندی لفظ خود بھی استری لنگ ہے۔

موٹے طور پر پلنگ کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں आ کی
ماترا ہوتی ہے جیسے जाड़ा - राजा - बाजा - जूता - रास्ता وغیرہ
لیکن کچھ ایسی سنگیائیں استری لنگ بھی ہوتی ہیں جیسے माला - कन्या
استری لنگ سنگیا کی عام پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں ई کی
ماترا ہوتی ہے جیسے गोली - भाभी - रोटी - गाड़ी - टोपी -
وغیرہ مگر ایسی سنگیائیں پلنگ بھی ہوتی ہیں۔ पानी - मोती -
हाथी दही — وغیرہ۔

ہم بہت سے پلنگ سے استری لنگ بنا سکتے ہیں جیسے پنڈت
سے پنڈتائن۔ ٹھاکر سے ٹھکرائن۔ دھوبی سے دھوبن۔ کبوتر سے
کبوتری۔ مور سے مورنی۔ ہاتھی سے ہتھنی۔ اونٹ سے اونٹنی۔
پہاڑ سے پہاڑی۔ کرتا سے کرتی۔ لوٹا سے لٹیا۔

مشق

۱۔ قلم۔ کتاب، سلیٹ، پنسل، اسکول، کرسی، کاغذ، ہاتھی، ماما اور موتی کے لنگ بتاؤ۔

۲۔ ماسٹر، مالی، نائی، برہمن، چھتری کی استری لنگ بتاؤ۔

پانچواں باب

وَچَن वचन یا تعداد

اردو میں وَچَن کو عدد کہتے ہیں۔ اس کا مطلب گنتی ہے، اس لیے اردو قواعد میں تعداد یا واحد و جمع کے نام سے اس کا بیان ہوتا ہے۔

تم جانتے ہی ہو کہ کوئی چیز یا تو ایک ہوتی ہے یا ایک سے زیادہ اس سے ویاکرن میں وَچَن کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) وچن एक वचन ۲۔ بہو وچن बहुवचन

ایک وَچَن اسے اردو میں واحد کہتے ہیں جس شبد سے کسی چیز کا ایک ہونا معلوم ہوتا ہے وہ ایک وچن एक वचन یا واحد ہے جیسے عورت، مرد، لڑکا کتاب، قلم، گھڑی، مرغا، بکری، اونٹ بلی اسکول پنسل وغیرہ۔

بَہُو وَچَن اسے اردو میں جمع کہتے ہیں۔ بہو کے معنی بہت

یا زیادہ کے ہیں۔ ایک سے زیادہ چیزوں کے لیے جو شبد بولے جاتے ہیں وہ بہو وچن (बहुवचन) یا جمع کہلاتے جیسے عورتیں لڑکے، لڑکیاں، کتابیں، مرغے، بکریاں، مائیں، بہنیں، بیٹیاں وغیرہ۔

تو یاد رکھو۔

ایک چیز کی سنگیا شبد کو ایک وچن اور ایک سے زیادہ سنگیا شبد کو بہو وچن کہتے ہیں، اردو میں یہی چیز واحد و جمع کہلاتی ہے۔

مشق

(۱) ایک وچن اور بہو وچن کا فرق بتاؤ؟

(۲) کتاب، کرسیاں، سلیٹ، بطخیں اور لڑکی کے وچن بتاؤ۔

(۳) اپنی طرف سے ایک وچن اور بہو وچن کی تین تین مثالیں لکھو۔

چھٹا باب

کارک कारक

اُردو قواعد میں "کارک" کو "حالت" کہتے ہیں۔ ہم جو کچھ لکھتے اور پڑھتے سمجھتے ہیں اس پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں جو سنگیائیں اور سرونام (اسم اور ضمیر) ہیں وہ الگ الگ حالت میں ہیں مثلاً کوئی کسی کام کا کرنے والا ہے اور کسی کی حالت یہ ہے کہ اس پر کام کا اثر پڑ رہا ہے۔ کوئی اس حالت میں ہے کہ اس حالت میں ہے کہ اس کیلئے وہ کام کیا گیا ہے ایسی ہی کچھ حالتیں اور ہونگی۔ سنگیاؤں اور سرونا موں کی انھیں حالت کو کارک کہتے ہیں۔

کارک کی آٹھ قسمیں ہیں۔

۱۔ کرتا کارک (करता कारक) یعنی فاعل کی حالت یا حالت فاعلی

۲۔ کرم کارک (कर्म कारक) یعنی مفعول کی حالت یا حالت فاعلی

(۳) کرن کارک (करण-कारक) یعنی آلہ کی حالت جس سے وہ کام
کیا گیا۔

(۴) سمپردان کارک [सम्प्रदान कारक] یعنی سبب کی
حالت یا حالتِ سببی۔

(۵) اپادان کارک ([अपादान कारक] یعنی کسی چیز کے
کسی چیز سے الگ ہونے کی حالت۔

(۶) سمبندھ کارک [सम्बन्ध कारक] یعنی تعلق کی حالت
اسے اردو میں اضافت کہتے ہیں۔

(۷) ادھیکرن کارک [अधिकरण कारक] یعنی ظرف کی
حالت یعنی کام کی جگہ یا اس کے وقت کا نام

(۸) سمبودھن کارک [सम्बोधन कारक] یعنی ندا یا پکار
کی حالت۔

اب ان کارکوں کو ایک مثال سے سمجھنا چاہیئے جیسے ماسٹر نے
رشید کو پڑھنے کے لیے اس کی پیٹھ پر گھونسہ سے مارا وہ بنچ سے نیچے گر پڑا۔

کرتا کارک

کرتا یعنی فاعل اسے کہتے ہیں جو کسی کام کا کرنے والا
اوپر کی مثال میں مارنے کا فعل کرنے والا ماسٹر
[कर्ता - कारक] ہے اس لیے ماسٹر رشید کا کرتا کارک ہے۔ یاد رکھو ہر
کارک کی کوئی پہچان ہوتی ہے۔ کرتا کارک کی خاص پہچان "نے" ہے جیسے
میں نے کہا، "اس نے کہا" بعض صورتوں میں بغیر "نے" کے بھی کرتا

کارک ہوتا ہے جیسے "بیں گیا" اور "پھل لایا"

کرم کارک

कर्म - कारक

کرم کارک اس شبد کو کہتے ہیں جو مفعول کی حالت میں ہو یعنی اس پر کرتا کے فعل کا اثر پڑے، مار رشید پر پڑی، اس لیے رشید کرم کارک ہے۔

کرم کارک کی خاص پہچان "کو" ہے جیسے "رشید نے حمید کو پڑھایا"، "اطہر نے شمیم کو پنسل دی"، کبھی کبھی "کو" کے بغیر بھی کرم کارک ہوتا ہے جیسے "رشید پیٹا گیا"، "آم کھایا گیا"، "پانی پیا گیا"۔

کرن کارک

करण - कारक

کرن کارک میں وہ چیز ہوتی ہے جس سے کرتا اپنا کام کرے۔ ماسٹر نے رشید کو گھونسہ مارا" اس لیے گھونسہ کرن کارک ہے۔ رشید نے قلم سے لکھا، قلم شبد کرن کارک ہے۔

اس کارک کی خاص پہچان "سے" ہے۔

سمپردان کارک

सम्प्रदान कारक

جو چیز کرتا یعنی فاعل کے فعل کی سبب کی حالت میں ہوتی ہے اسے سمپردان کارک کہتے ہیں۔ ماسٹر نے رشید کو پڑھنے کے لیے مارا۔ اس لیے پڑھنے کے لیے سمپردان کارک ہے۔

اس کارک کی خاص پہچان "کے لیے" ہے جیسے میرے لیے انگور لیتے آنا۔

اپادان کارک — अपादान - कारक

وہ چیز جس سے کوئی چیز الگ ہو وہ اپادان کارک ہوتی ہے۔ اوپر کی مثال میں رشید نیچے سر گرا یعنی الگ ہوا اس لیے نیچے شبد اپادان کارک ہے۔

اس کارک کی پہچان "سے" ہے جیسے پھل ڈال سے گرا۔

سمبندھ کارک — सम्बन्ध - कारक

سمبندھ کے معنی تعلق کسی دوسری چیز سے ہو وہ سمبندھ کارک ہوتی ہے۔ ماسٹر نے رشید کی پیٹھ پر مارا۔ پیٹھ کا تعلق رشید سے ہے یعنی رشید کی پیٹھ۔

اس لیے اوپر کی مثال میں پیٹھ شبد سمبندھ کارک ہے۔

اس کارک کی بہت سی پہچانیں ہیں جیسے کا۔ کی۔ کے۔ را۔ ری وغیرہ۔ جیسے محمود کی سلیٹ، احمد کی کتاب۔ موہن کے بھائی میرا قلم تیری ٹوپی وغیرہ۔

ادھیکرن کارک — अधिकारण कारक

وہ چیز یا جگہ ادھیکرن کارک ہوتی ہے جہاں کام ہوتا ہے۔ اوپر کی مثال میں ہے کہ ماسٹر نے رشید کی پیٹھ پر گھونسہ مارا، اس لیے پیٹھ شبد ادھیکرن کارک بھی ہے

اس کارک کی خاص پہچان "پر" اور "میں" ہے جیسے "میں سائیکل پر بازار گیا" یا میں نے گلاس میں پانی پیا۔

سمبودھن کارک सम्बोधन कारक

سمبودھن کے معنی پکارنا بلانا

اور خبردار کرنا ہیں جیسے (۱) اے عبداللہ! یہاں تو آنا (۲) ابے لڑکے حمید کو کیوں مارتا ہے؟ (۳) ارے بھائی! بات تو سنو!

ان مثالوں میں "اے"، "ابے" اور "ارے" شبد سمبودھن کارک میں ہندی میں، हे اور हरे وغیرہ شبد بھی سمبودھن کارک ہوتے ہیں جیسے ہے ایشور! ہرے راما!

مشق

۱۔ کارک کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ سمبندھ کارک اور سمپردان کارک کی خاص خاص پہچان بتاؤ۔

۳۔ نے۔ کو۔ سے بھی کن کارکوں کی نشانیاں ہیں؟

ساتواں باب

سروَنام सर्वनाम یا اسم ضمیر

ہم بتا چکے ہیں کہ سنگیا یا اسم کسی چیز کے نام کو کہتے ہیں۔ کچھ شبد یا الفاظ ایسے ہیں جو سنگیا کے بدلے میں آتے ہیں۔ وہ شبد ہیں۔ ہم۔ تو۔ تم۔ آپ۔ یہ اور وہ وغیرہ ایسے شبدوں کو جو سنگیا کی جگہ آتے ہیں ہندی ویاکرن میں سروَنام सर्वनाम اردو قواعد میں ضمیر کہتے ہیں۔

سروَنام کے تفصیلی بیان سے پہلے اس مسئلے کو ایک مثال سے سمجھو۔ تم میرے سامنے موجود ہو۔ میں تم سے باتیں کر رہا ہوں۔ ہم دونو کے علاوہ یہاں اور کوئی موجود نہیں ہے۔ ویاکرن یا قواعد کے مطابق مجھ کو "اُتم پُرش" उत्तम पुरुष کہا جائے گا جیسے اردو میں متکلم کہتے ہیں۔ یعنی بات کرنے والا اور تم مدھیم پُرش मध्यम पुरुष کہلاؤ گے۔ جسے اردو میں حاضر یا مخاطب کہتے ہیں جو لوگ یہاں موجود نہیں وہ انیہ پُرش अन्य पुरुष کہلائیں گے۔

ان تینوں حالتوں کو ذہن میں رکھ کر سروناﻡ یا ضمیر کی تفصیل پڑھو۔

سروناﻡ یا ضمیر کی چھ قسمیں ہیں۔

۱۔ پُرش واچک पुरुषवाचक اسے ضمیر میں ضمیر شخصی کہتے ہیں۔ اتم پرش کے سرو ناﻡ یا ضمیر متکلم میں اور ہم ہیں۔ میں نے ابھی تم کو اوپر بتایا ہے کہ میں تم سے باتیں کر رہا ہوں اسی لیے ویاکرن کے مطابق مجھ کو اتم پرش یا متکلم کہا جائے گا۔ تم جانتے ہو کہ میرا ناﻡ عبدالرحمٰن ہے لیکن میں اپنا ناﻡ نہیں لے رہا ہوں، اپنے ناﻡ کی جگہ میں کہہ رہا ہوں۔ اس لیے میں شبد سروناﻡ کہلائے گا، اسی میں ہم شبد کو بھی داخل سمجھو، اس لیے کہ بات کرنے والا میں کی جگہ ہم بھی کہتے ہیں اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہوں گے تب تو ضرور ہی ہم کہیں گے۔

اسی طرح تمھارا ناﻡ رشید ہے، لیکن میں تمھارا ناﻡ نہیں لے رہا ہوں بلکہ تم کہہ کر باتیں کر رہا ہوں، اس لیے یہ تم شبد تمھارا سروناﻡ ہے اسی کو مدھیم پرش یا ضمیر حاضر کہتے ہیں۔ تو اور آپ کو بھی اسی میں شامل سمجھو، اس لیے کہ یہ دونوں لفظ بھی انھیں لوگوں کے لیے بولے جاتے ہیں جن سے بولنے والا بات کر رہا ہو۔

اتم پرش اور مدھیم پُرش کے علاوہ جو موجود نہیں ہوتے۔ ان کے ناﻡ کی جگہ وہ اور وے کا لفظ بولا جاتا ہے جو انیہ پرش یعنی

غیر حاضر کا سرونام ہے - اب میں تمہیں کچھ مثالیں دے رہا ہوں - تاکہ تم ان باتوں کو اچھی طرح سمجھ لو۔

(۱) میں پڑھتا ہوں (۲) ہم پڑھتے ہیں - ان دونوں جملوں میں میں اور ہم شبد اتم پرش کے سرونام ہیں -

(۱) تو پڑھتا ہے

(۲) تم پڑھتے ہو -

(۳) آپ پڑھتے ہیں -

ان تینوں مثالوں میں تو - تم - آپ شبد مدھیم پرش کے سرونام ہیں -

۱- وہ پڑھتا ہے -

۲- وے پڑھتے ہیں، یا وہ سب پڑھتے ہیں -

ان دونوں مثالوں میں وہ اور وے سب شبد انیہ پرش کے سرونام ہیں -

یہ سب پلنگ یعنی مذکر کی مثالیں ہیں، اگر استری لنگ یعنی مونث ہو تو مثالوں کے آخر میں پڑھتی ہے، پڑھتی ہوں، پڑھتی ہیں لگ جائے گا -

نشچے واچک निश्चय वाचक جس سرونام سے کوئی معین چیز بھی ... تی ہے -

اسے نشچے واچک سرونام निश्चय वाचक सर्वनाम کہتے ہیں، جیسے ہم کہیں

کہ "محمود ابھی یہاں موجود تھا وہ کہاں گیا"؟ اس مثال میں وہ شبد
نشچے واچک سروُ نام ہے کیونکہ وہ خاص محمود کا سروُ نام ہے، اب ایک
دوسری مثال لو، کوئی نیا آدمی یہاں آجائے اور میں کہوں کہ یہ کون
آدمی ہے تو اس مثال میں یہ کا لفظ نشچے واچک سروُ نام کہلائے گا۔
اسی طرح سامنے رکھی ہوئی کتاب کو کہوں کہ یہ کس کی کتاب ہے
یا وہاں میز پر رکھے ہوئے قلم کو پوچھوں کہ وہ کس کا قلم ہے تو ان
دونوں جملوں میں جو یہ اور وہ شبد آئے ہیں وہ نشچے واچک سروُ نام
کہلائیں گے۔

یہ سب مثالیں ایک وچن یا واحد کی تھیں، بہو وچن یا جمع کے
لیے वे सब और ये सब بولیں گے۔

انشچے واچک
انشچے واچک سروُ نام

आनश्चय वाचक सर्व नाम आनश्चय वाचक

کو اردو میں ضمیر غیر معین کہتے ہیں یعنی جو چیز معین نہ ہو
اس کے لیے کوئی، کون، کسی، کچھ وغیرہ شبد انشچے واچک سروُ
نام ہوتے ہیں۔ اس کو نیچے کی مثالوں سے سمجھو۔

(۱) کوئی تمھیں بلا رہا ہے۔
(۲) تمھیں کون بلا رہا ہے
(۳) کسی کو برا بھلا نہ کہو
(۴) کچھ پڑھو۔

ان مثالوں میں کوئی - کون - کسی - کچھ انشچے واچک سرونام ہیں -

سمبندھ واچک सम्बन्ध वाचक

جس سرونام کا کسی سنگیا سے تعلق ظاہر ہوتا ہے وہ سمبندھ واچک سرونام सम्बन्धवाचक सर्वनाम کہلاتا ہے - اس کو اردو میں ضمیر موصولہ کہتے ہیں - سمبندھ واچک سرونام کے لیے جو اور جس اور جن شبد آتے ہیں - جیسے

(۱) جو دل لگا کر پڑھے گا وہ پاس ہو گا -

(۲) جس آدمی کو نیک دیکھو اسی سے دوستی کرو -

(۳) جن کے اخلاق اچھے نہیں وہ انسان کہلانے کے مستحق نہیں -

ان مثالوں میں جو جس - جن سمبندھ واچک سرونام ہیں -

پرشن واچک प्रश्न-वाचक

پرشن واچک سرونام کو اردو میں ضمیر استفہام کہتے ہیں - سوال کی صورت میں کسی چیز کے نام کی جگہ دو شبد آتے ہیں کیا اور کون - اس لیے دونوں شبد پرشن واچک سرونام کہلائیں گے ، جیسے प्रश्न वाचक सर्व नाम

۱ - "کون آیا ہے" ؟ کون شبد آنے والے نام کی جگہ ہے -

۲ - "کیا لایا ہے" ؟ کیا شبد لائی ہوئی چیز کے نام کی جگہ بولا گیا ہے -

ان دونوں مثالوں میں کون اور کیا پرشن واچک سرونام ہیں -

سنج واچک निज वाचक

اتم پرش یعنی متکلم کے لیے

آٹھواں باب

وشیشن विशेषण یا صفت

وشیشن کو اُردو قواعد میں صفت کہتے ہیں۔ جو شبد سنگیا یا سروَنام کی وشیشتا یعنی خصوصیت یا اچھائی بُرائی ظاہر کرتے ہیں وہ وشیشن کہلاتے ہیں۔ آدمی ہوں، جانور ہوں، پیڑ پودے ہوں اور کوئی چیز ہو، ان کی خوبصورتی، بدصورتی، رنگ ڈھنگ، اچھائی برائی لمبائی، چوڑائی وغیرہ کے لیے جو الفاظ آتے ہیں۔ ان سب کو وشیشن یا صفت کہتے ہیں اور جس آدمی یا چیز کے لیے یہ صفت آتی ہے اس کو موصوف کہتے ہیں۔

جیسے عبداللہ اچھا لڑکا ہے۔ حامد شریر ہے۔ چاقو تیز ہے۔ تمھارا قلم خوبصورت ہے۔ پہلی مثال میں اچھا، دوسری مثال میں شریر اور تیسری مثال میں تیز اور چوتھی مثال میں خوبصورت۔ یہ سب الفاظ

وشیشن یا صفت ہیں کسی چیز کے رنگ سیاہ، سفید، سرخ وغیرہ جو سرونام شبد ہوتے ہیں۔ انہی کو نج واچک نام کہتے ہیں۔ یعنی ضمیر متکلم۔ مثلاً

निज वाचक सर्वनाम

۱۔ میں اپنا کام آپ کر لیتا ہوں
۲۔ میں آپ ہی اس سے ملوں گا۔
۳۔ میں خود لکھوں گا۔

ان مثالوں میں آپ اور خود نج واچک سرونام ہیں۔

مشق

۱۔ سرونام کسے کہتے ہیں؟
۲۔ پُرش کی کتنی قسمیں ہیں؟
۳۔ میں، تم، وہ اور آپ، کن پُرشوں کے نام ہیں؟
۴۔ پرشوں کی کچھ مثالیں دو۔
۵۔ نشچے واچک اور انشچے واچک سرونام کا فرق بتایئے؟

کو بھی وشیش سمجھنا چاہیئے۔

وشیش کی چھ قسمیں ہیں۔

۱۔ گن واچک गुणवाचक یعنی کسی چیز کی خصوصیت بتانے والا لفظ اُس کو اردو میں صفت ذاتی کہتے ہیں۔

۲۔ پریمان واچک परिमाणवाचक یعنی کسی چیز کی مقدار یا اس کا ناپ تول بتانے والا لفظ اُس کو اُردو میں صفت مقداری کہتے ہیں۔

۳۔ سنکھیا واچک संख्यावाचक یعنی کسی چیز کی گنتی بتانے والا لفظ اس کو اردو میں صفت عددی کہتے ہیں۔

۴۔ سنکیت واچک संकेतवाचक یعنی کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے والا لفظ اس کو اردو میں صفت اشاری کہتے ہیں۔

۵۔ پرتی ییک واچک प्रतीक वाचक یعنی کسی چیز کو الگ الگ بتانے والا لفظ اسے وبھاگ واچک بھی کہلاتا ہے۔ اس کو اردو میں صفت انفرادی کہتے ہیں۔

۶۔ ویکتی واچک व्यक्ति वाचक یعنی کسی ویکتی واچک

سنگیا سے بنا ہوا لفظ اردو میں اس کو صفت خاص کہتے ہیں۔

اب آؤ ان میں سے ایک ایک قسم کو مثالوں سے سمجھو۔

گُن واچک (गुण वाचक)

کالی ٹوپی، لال گھوڑا، اچھی کتاب، کاہل لڑکا۔ ان سب جملوں میں کالی، لال، اچھی اور کاہل چاروں شبد گُن واچک وشیشن ہیں اس لیے کہ ان چاروں شبدوں سے ٹوپی، گھوڑے کتاب اور لڑکے کی وشیشتا یا صفت ظاہر ہوتی ہے۔

اس کے ساتھ ایک بات اور سمجھ لو۔ وہ سنگیا یا سرونام وشیشیہ (विशेष्य) کہلاتے ہیں جن کے ساتھ ان کے وشیشن لگے رہتے ہیں۔ اردو قواعد میں وشیشیہ کو موصوف کہتے ہیں جیسے گرم کھانا، ٹھنڈا پانی، نرم بستر، میٹھا سنترہ، کھٹا نیبوں۔

ان مثالوں میں گرم، ٹھنڈا، نرم، میٹھا، کھٹا وشیشن ہیں۔

پریمان واچک (परिमाण वाचक)

(۱) من بھر چاول دیدو (۲) تھوڑا پانی لاؤ۔ (۳) زیادہ کھانا نقصان دیتا ہے (۴) کچھ پڑھو۔

ان مثالوں میں من بھر، تھوڑا، زیادہ اور کچھ پریمان واچک وشیشن ہیں جو پانی، کھانے اور پڑھنے کے وزن اور مقدار کو بتاتے ہیں۔ بہت، کتنا، اتنا، جتنا وغیرہ شبد پریمان واچک ہوتے ہیں۔

سنکھیا واچک संख्या वाचक

(۱) چار روپے (۵) سنتر لاؤ (۳) تین آدمی آئے (۴) یہ کپڑا دو گز ہے (۵) یہ زمین چار بیگھہ ہے (۶) روپے کا دو سیر گیہوں مل رہا ہے۔

ان سب جملوں میں گنتی اور ناپ تول کے جو شبد ہیں وہ سنکھیا واچک وشیشن کہلائیں گے۔

سنکیت واچک संकेत वाचक

(۱) وہ ہمارے بھائی صاحب ہیں (۲) یہ ہمارا مکان ہے۔ ان مثالوں میں وہ لفظ بھائی صاحب کی طرف اور یہ کا لفظ مکان کی طرف سنکیت یعنی اشارہ کرتا ہے۔ اس لیے یہ دونوں سنکیت واچک وشیشن ہیں۔

پرتی ییک واچک प्रत्येक वाचक

پرتی ایک واچک یا وبھاگ واچک

وہ شبد پرتی ایک لڑکے کو دو دو لڈو (۲) ہر ایک آدمی پر علم سیکھنا فرض ہے۔

ان دونوں مثالوں میں پرتی ایک اور ہر ایک شبد پرتی ییک واچک وشیشن یا صفت انفرادی ہیں اس لیے یہ دونوں شبد لڑکوں اور آدمیوں کو الگ الگ کر دیتے ہیں۔

دوہرے شبد بھی ایک واچک وشیشن ہوتے ہیں۔ جیسے دو دو

لڑکے ایک ساتھ کھڑے ہوں۔ (۲) تھوڑی مٹھائی
لڑکوں کو دیدو۔

وکیتی واچک

संकेत वाचक

وکیتی واچک سنگیاؤں سے بنے ہوئے شبد (کیتی) واچک وشیشن ہوتے ہیں (۱) الہ آبادی امرود بہت اچھے ہوتے ہیں (۲) بنارسی کپڑے مشہور ہیں (۳) علی گڑھ کے تالے بہت مضبوط ہوتے ہیں (۴) لکھنؤ کا زردہ بہت عمدہ ہوتا ہے۔

الہ آباد بنارس۔ علی گڑھ۔ لکھنؤ وکیتی واچک سنگیائیں ہیں چاروں مثالوں میں ان سے بنے ہوئے شبد وکیتی واچک وشیشن ہیں۔ संकेतवाचक विशेषण

مشق

۱۔ وشیشن کسے کہتے ہیں؟
۲۔ وشیشن کی کتنی قسمیں ہیں؟
۳۔ وکیتی واچک سنگیا اور وکیتی واچک وشیشن کا فرق بتاؤ؟
۴۔ دو تولہ سونا۔ تھوڑا چاول۔ دس روپے۔ کالی ٹوپی۔ بنارسی کپڑے کون کون سے وشیشن ہیں؟

क्रिया
जिस शब्द से किसी काम का होना
जाहिर हो उसे क्रिया कहते हैं।
जैसे - पढ़ना, लिखना आदि

نواں باب

کریا क्रिया یا فعل

کریا کو اردو قواعد میں فعل کہتے ہیں۔ اس کے معنی کام کے ہیں۔ جس شبد سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو تو سمجھ لو کہ وہ شبد کریا ہے، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، کہنا، سننا، لینا، دینا یہ سب کریائیں یا فعل ہیں جیسے میں جاتا ہوں، محمود بیٹھا ہے۔ لڑکے پڑھ رہے ہیں، باجا بج رہا ہے۔ ان مثالوں میں جانا، بیٹھنا، پڑھنا، ہونا، بجنا، وغیرہ سب کریائیں ہیں۔

کریا کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اکرمک کریا अकर्मक क्रिया - کارک کے بیان میں تم کو بتایا جا چکا ہے کہ کرم कर्म مفعول کو کہتے ہیں یعنی جس پر कर्म کے کام کا اثر پڑے۔ اس لیے اکرمک کریا وہ فعل ہے جس میں कर्म

یا مفعول نہ ہو۔ جیسے

۱۔ بچہ رو رہا ہے۔

۲۔ میں کھڑا ہوں۔

۳۔ حامد سو رہا ہے۔

۴۔ شریف جاتا ہے۔

ان چاروں مثالوں میں کوئی کرم یا مفعول نہیں ہے۔ یعنی ان میں ایسی چیزیں نہیں ہیں جن پر بچے کے رونے، میرے کھڑے ہونے، حامد کے سونے اور شریف کے جانے کا اثر پڑ رہا ہے۔

اس لیے اکرمک کریا وہ ہے جس کا کوئی کرم یعنی مفعول نہ ہو، صرف اس کریا کا کرتا یعنی فاعل ہو۔

۲۔ سکرمک کریا सकर्मक क्रिया وہ ہے جس میں کرم یا مفعول بھی موجود ہو جیسے

۱۔ رشید کھانا کھا رہا ہے۔

۲۔ حامد پانی پی رہا ہے۔

۳۔ جلیل خط لکھ رہا ہے

۴۔ درزی کپڑا سی رہا ہے۔

ان چاروں مثالوں میں کرتا اور کریا کے ساتھ کرم یعنی کھانا، پانی، خط اور کپڑا موجود ہیں جو کرم یا مفعول ہیں۔

اس لیے سکرمک کریا وہ ہے جس میں کرم یا مفعول بھی موجود ہو۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ کریا یا مفعول مذکر اور مؤنث اور وچن یعنی واحد اور جمع کرتا یا فاعل کے مطابق ہوتے ہیں جیسے

(۱) لڑکا پڑھ رہا ہے (واحد مذکر)

(۲) تو پڑھ رہا ہے (واحد مذکر)

(۳) لڑکے پڑھ رہے ہیں (جمع مذکر)

(۴) تم پڑھ رہے ہو (جمع مذکر)

(۵) لڑکی پڑھ رہی ہے (واحد مؤنث)

(۶) لڑکیاں پڑھ رہی ہیں (جمع مؤنث)

مشق

۱- کریا کسے کہتے ہیں؟

۲- اکرمک اور سکرمک کریاؤں کا فرق بتاؤ؟

۳- ہوا چل رہی ہے اور رشید وباکرن پڑھ رہا ہے، یہ کیسی کریائیں ہیں؟

۴- اکرمک اور سکرمک کریاؤں کی تین تین مثالیں لکھو۔

دسواں باب

کال काल یا زمانہ

کال کے معنی سمے समय یعنی وقت یا زمانے کے ہیں۔
اردو قواعد میں کال کو زمانہ کہتے ہیں۔ کریا (فعل) کے ہونے کے وقت یا زمانہ کو کہتے ہیں۔

اس بات کو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ تم نے کسی کام کو یا تو گذرے ہوئے یا کسی آنے والے وقت میں کیا ہوگا، یا موجودہ وقت میں کر رہے ہوگے یا کسی آنے والے وقت میں کرنے والے ہونگے۔
مثال کے طور پر یوں سمجھو کہ تم صبح گھر سے اسکول آئے۔ اس وقت تم یہیں پڑھ رہے ہو۔ چار بجے اسکول سے گھر جاؤ گے۔ یہ سب تین زمانے ہوئے۔ گذرا ہوا زمانہ یا وقت۔ موجودہ زمانہ یا وقت اور آنے والا زمانہ یا وقت۔ انھیں تینوں زمانوں کے مطابق کریا کے زمانوں کی

تین قسمیں ہیں۔

(۱) بھوت کال (भूत काल) یعنی گزرا ہوا زمانہ، اسے اردو میں زمانہ ماضی کہتے ہیں۔

(۲) ورتمان کال (वर्तमान काल) یعنی موجودہ زمانہ، اسے اردو میں زمانۂ حال کہتے ہیں۔

(۳) بھوشیہ کال (भविष्य काल) یعنی آنے والا زمانہ اسے اردو میں زمانۂ مستقبل کہتے ہیں۔

اب تینوں زمانوں کو مثالوں سے سمجھو۔

بھوت کال भूत काल

(۱) حلیم آیا (۲) علیم گیا (۳) رشید نے سبق پڑھا (۴) حمید نے خط لکھا (۵) بشیر آرہا تھا (۶) نصیر جارہا تھا (۷) جلیل سوتا تھا (۸) خلیل جاگتا تھا (۹) محمود پڑھ چکا (۱۰) مسعود لکھ چکا۔

اوپر کے جملوں میں جتنی کریائیں ہیں ان سب کا تعلق بھوت کال یا ماضی سے ہے۔ سبھی جملوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنے کام ہوئے سب گزرے ہوئے زمانے میں ہوئے۔

ورتمان کال वर्तमान काल

(۱) حلیم پڑھ رہا ہے (۲) رشید خط لکھ رہا ہے۔

(۳) جلیل سو رہا ہے (۴) خلیل جاگ رہا ہے (۵) حامد سبق پڑھ رہا ہے (۶) محمود حساب سیکھ رہا ہے (۷) بشیر کھیل رہا ہے۔

ان سب جملوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنی کریائیں ہیں۔ ان سب کا تعلق ورتمان یا زمانہ حال سے ہے یعنی وہ سب کام موجودہ وقت میں ہو رہے ہیں۔

بھوشیہ کال भविष्य काल

(۱) حلیم جائے گا (۲) رشید خط لکھے گا (۳) جلیل کل آئے گا (۴) خلیل گھر جائے گا (۵) بشیر ویاکرن سیکھے گا (۶) جمیل امتحان دے گا۔

ان تمام جملوں میں تم دیکھ رہے ہو کہ جتنی کریائیں ہیں سب کا تعلق آنے والے زمانے سے ہے وہ کام نہ ہو چکے ہیں اور نہ ابھی ہو رہے ہیں بلکہ وہ آنے والے زمانہ میں ہونگے۔ اسی کو بھوشیہ کال یا مستقبل کہتے ہیں۔

مشق

۱۔ بھوت کال اور بھوشیہ کال میں کیا فرق ہے

۲۔ عبداللہ گیا۔ حمید اللہ پڑھتا ہے۔ حلیم اللہ شام کو آئے گا

۳۔ جمیل رام نگر آیا تھا۔ میں بنارس گیا تھا۔ ان سب کے کال بتاؤ۔

گیارہواں باب

واچیہ वाच्य یعنی معروف یا مجہول

تم یہ جان چکے ہو کہ کریا کو اردو قواعد میں فعل کہتے ہیں۔ اب یہ سنو کہ کریا کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) فعل معروف ۔ (۲) فعل مجہول

فعلِ معروف وہ ہے جس میں کرتا یعنی کام کرنے والا موجود ہو۔ جیسے "حامد کھا رہا ہے"۔ اس جملہ میں کرتا یا فاعل حامد موجود ہے۔

فعلِ مجہول وہ ہے جس میں کرتا موجود نہ ہو، کرتا کی جگہ کرم یعنی مفعول ہو جیسے آم کھایا گیا۔ اس جملہ میں یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کس نے آم کھایا یعنی کرتا موجود نہیں ہے۔ البتہ آم جو کرم یا مفعول ہے وہ موجود ہے۔

ہندی ویاکرن میں اس معروف اور مجہول کا بیان واچیہ کے نام سے ہوتا ہے یعنی واچیہ वाच्य وہ بیان ہے جس سے یہ معلوم

ہوتا ہے کہ کون فعل معروف ہے اور کون مجہول۔

اوپر کے بیان کے مطابق واچیہ کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) کرتر واچیہ (۲) کرم واچیہ

۱۔ کرتر واچیہ कर्तृ वाच्य کرتر کے معنی کرتا یعنی فاعل کے جیسا کہ ہم اوپر بتا چکے ہیں۔ کرتر واچیہ وہ واکیہ ہے جس میں کرتا یا فاعل موجود ہو۔ جیسے "لڑکے حساب لکھ رہے ہیں"! اس جملے میں لڑکے کرتا موجود ہیں۔

۲۔ کرم واچیہ कर्म वाच्य وہ واکیہ یا جملہ ہے جس میں کرتا یعنی کام کرنے والا موجود نہ ہو۔ کرتا کی جگہ کرم یا مفعول ہو، جیسے "کیلے کھائے گئے"۔

سنیکت کریا संयुक्त क्रिया بعض جملوں میں ایک ہی کریا ہوتی ہے اور بعض جملوں میں ایک کریا کے ساتھ دو یا دو سے زیادہ کریائیں ملی ہوتی ہیں۔ ایسی کریا کو اردو قواعد میں فعل مرکب اور ہندی ویاکرن میں سنیکت کریا संयुक्त क्रिया کہتے ہیں۔ اس کو مثالوں سے سمجھو۔

(۱) "وہ کہتا ہے" اس مثال میں ایک ہی کریا ہے۔

(۲) "وہ کچھ کہنا چاہتا ہے" اس مثال میں دو کریائیں ہیں، ایک کریا کہنا اور دوسری کریا چاہتا۔ لیکن دونوں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ ایسی کریاؤں کو سنیکت کریا کہتے ہیں۔

پھر یہ سمجھ لو۔ سنکیت کریا۔ وہ فعل ہے جس میں ایک سے زیادہ کریائیں ہوں۔ لینا چاہتا ہے۔ دینا چاہتا ہے۔ پڑھ رہا ہے۔ یہ سب سنکیت کریائیں ہیں یعنی فعل مرکب۔

کریا کی کئی قسمیں ہوتی ہیں

ودھی کریا विधि क्रिया کوئی کریا آگیا आज्ञा یعنی حکم ہوتی ہے۔ کوئی کریا اُپدیش उपदेश یعنی نصیحت ہوتی ہے اور کوئی کریا پرارتھنا प्रार्थना یعنی درخواست یا التجا ہوتی ہے۔

ان کریاؤں کی مثالیں یہ ہیں۔

(۱) لڑکو حساب لکھو (۲) تم سب کھڑے ہو جاؤ۔

ان دونوں مثالوں میں حساب لکھنے اور کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۱) جھوٹ بولنا برا ہے (۲) گالی بکنا اچھا نہیں ہے۔ یہ جملے نصیحت کے ہیں۔

(۱) میرا قصور معاف کیجیے (۲) مہربانی کرکے مجھے چھٹی دیجیے۔

ان جملوں میں پرارتھنا درخواست کی ہے۔

ایسی کریائیں جو آگیا (حکم)، اُپدیش (نصیحت) یا پرارتھنا (درخواست) ہوں ان کو ودھی کریا (विधिक्रिया) کہتے ہیں۔

پریرنارتھک کریا प्रेरणार्थक क्रिया پریرنارتھک کریا۔ ایسے فعل کو کہتے ہیں جس کا کرتا (کام کرنے

والا) خود کام نہیں کرتا بلکہ دوسروں سے کام لیتا ہے۔ جیسے

(۱) ماسٹر صاحب حساب لکھوا رہے ہیں۔

(۲) حامد حجامت بنوا رہا ہے۔

(۳) محمد درزی سے کپڑے سلوا رہا ہے۔

ان تینوں مثالوں پر غور کرو۔ کرتا خود کام نہیں کر رہے ہیں۔ دوسروں سے کام کرا رہے ہیں۔ ماسٹر صاحب لڑکوں سے حساب لکھوا رہے ہیں اور حامد حجام سے بال بنوا رہا ہے۔ محمد درزی سے کپڑے سلوا رہا ہے ایسی کریائیں پریرنارتھک کریائیں کہلاتی ہیں۔

پوروکالک کریا

پوروکالک کریا (पूर्व कालिक क्रिया) وہ ہے جو اس کریا سے پہلے آتی ہے جس پر واکیہ یعنی جملہ ختم ہوتا ہے۔ پوروکالک کریا کو اردو قواعد میں فعل معطوفہ کہتے ہیں۔

(۱) حامد پڑھ گیا ہے۔

(۲) راشد کھا کر سویا۔

(۳) رحیم گھبرا کر بولا۔

(۴) حمید نے دیکھ کر کہا۔

ان مثالوں میں پڑھ کر۔ کھا کر، گھبرا کر اور دیکھ کر کریائیں ہوئے ہیں۔ ایسی کریائیں پوروکالک کریائیں۔ یا فعل معطوفہ۔

کہلاتی ہیں -

مشق

۱- کریا واچیہ اور کرم واچیہ میں کیا فرق ہے؟

۲- سنکیت کریا کسے کہتے ہیں؟

۳- ودھی کریا، پریرنارتھک کریا اور پورودکالک کریا کی ایک ایک مثال دو

بارہواں باب

اویّیہ   अव्यय

اویّیہ ہندی میں شبد (لفظ) کہلاتے ہیں مگر اُردو قواعد میں ایسے شبدوں کو حروف کہتے ہیں۔

اویّیہ یا حروف کی شکلیں کسی حالت میں بھی بدلتی نہیں۔ ایسے شبد جملوں میں ایک ہی شکل میں آتے ہیں۔ ان میں لنگ اور وچن یعنی مذکر اور مونث، واحد اور جمع کا فرق بھی نہیں ہوتا۔ بہت سے اویّیہ حروف ہندی اور اردو دونوں میں آتے ہیں اور بہت سے الگ الگ بھی ہیں۔

اویّیہ کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) کریا وشیشن (क्रिया विशेषण) ان شبدوں کو تمیز صفت فعل کہتے ہیں۔

(۲) سمبندھ بودھک   सम्बन्ध बोधक   ان شبدوں کو

اردو میں حروفِ جار کہتے ہیں۔

(۳) سموچیہ بودھک (समुच्चय बोधक) ان شبدوں کو اردو میں حروفِ عطف کہتے ہیں۔

(۴) وسمیادی بودھک (विस्मयादि बोधक) ان شبدوں کو اردو میں حروفِ تعجب کہتے ہیں۔

اب ان سب کو الگ الگ سمجھو

کریا وشیشن

(क्रिया विशेषण) جو اویہ کریا کے وشیشن یا صفت ہوتے ان کو کریا وشیشن کہتے ہیں۔ کچھ کریا وشیشن شبد یہ ہیں۔ آج کل۔ پرسوں۔ اب۔ جب۔ تب۔ اِدھر۔ اُدھر۔ یہاں۔ وہاں۔ جہاں۔ اوپر۔ نیچے۔ بعد اچانک۔ فوراً۔ شاید۔ ہمیشہ۔ ہاں۔ نہیں۔ کبھی ابھی۔ لیکن۔ بلکہ۔ سدا۔ سرودا (सर्वदा) پرسپر (परस्पर) پرنتو (परन्तु) اب ان کو بعض مثالوں سے سمجھو۔

(۱) "لڑکو اِدھر اُدھر نہ دیکھو۔ دل لگا کر پڑھو"۔ اس جملہ میں ادھر اُدھر اویہ ہیں۔

(۲) "محمود اچانک بنارس سے آیا اور وہ فوراً چلا بھی گیا"۔ اس جملے میں اچانک اور فوراً اویہ ہیں۔

(۳) "تم جب کہو تمھارے ساتھ چل سکتا ہوں"۔ اس جملہ میں جب اویہ ہے۔

(۴) "میں حامد کو کتنا سمجھاتا ہوں لیکن مانتا نہیں" اس جملے میں کتنا اور لیکن اودیہ ہیں۔

(۵) "آجکل بڑی گرمی پڑ رہی ہے" اس جملہ میں آجکل اودیہ ہے۔

اتنی مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کریا ویشیشن اودیہ کسے کہتے ہیں اور وہ واکیہ یا جملوں میں کس طرح آتے ہیں؟

سمبندھ بودھک सम्बंधबोधक یہ اودیہ وہ ہیں جن سے سنگیا یا سرو نام (اسم یا ضمیر) کا سمبندھ یعنی تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ کچھ سمبندھ بودھک اودیہ یہ ہیں۔

سامنے پاس۔ آگے پیچھے نزدیک۔ بدلے۔ سمیت۔ باہر بھیتر لگ بھگ۔ نکٹ निकट سمیپ समीप انوسار وغیرہ अनुसार

یہ جملوں میں اس طرح آتے ہیں۔

اسکول سے باہر نہ جاؤ (۲) میرے پاس بیٹھو۔

(۳) بڑوں کے آگے نہ چلو پیچھے چلا کرو (۴) کتے کے نزدیک نہ جاؤ (۵) گھر کے بھیتر میرے سامنے رہو۔

ان جملوں میں باہر۔ پاس۔ آگے۔ نزدیک۔ بھیتر۔ سامنے سب سمبندھ بودھک اودیہ ہیں۔

سموچیہ بودھک समुच्चयबोधक جو اودیہ دو یا دو سے زیادہ شبدوں اور

واکیوں، جملوں کو آپس میں ملاتے ہیں۔ ان کو سموچیہ بودھک کہتے ہیں۔ اس کو مثالوں سے سمجھو۔

(۱) حامد اور محمود اسکول گئے۔

اس جملہ سے اور سموچیہ بودھک اویہ ہے۔ یہ حامد کو محمود سے ملاتا ہے۔

(۲) تم نو یا نہ مانو۔ میں کل تمہارے گھر گیا تھا۔

اس جملہ میں یا سموچیہ بودھک ہے۔

(۳) ہم تمہیں سمجھاتے ہیں لیکن تم مانتے نہیں۔

اس جملے میں لیکن سموچیہ بودھک ہے۔

(۴) تم نہ جاؤ لیکن میں تو اسکول جاؤں گا اس لیے کہ مجھے اپنی پڑھائی خراب کرنا نہیں ہے۔

اس جملے میں لیکن اور اس لیے کہ سموچیہ بودھک اویہ ہیں۔

(۵) "اگر کہو تو میں بھی تمہارے ساتھ چلوں، مگر میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا" اس جملہ میں اگر اور مگر سموچیہ بودھک اویہ ہیں۔

وسمیادی بودھک

وسمیادی بودھک विस्मयादी बोधक

وہ شبد ہیں جو تعجب وغیرہ ظاہر کرنے کے بولے جاتے ہیں۔ یہ انسان کے دل کی کیفیت ظاہر کرتے ہیں جیسے تعجب، خوشی، غم وغیرہ ان کی مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ ایں! حامد ابھی سے اسکول سے آگیا!

۲۔ "واہ! یہ گلاب کا پھول کتنا خوبصورت ہے"!

۳۔ "ہائے میرا قلم کتنا خوبصورت تھا مگر کھو گیا"!

۴۔ "چھی چھی! بڑا گندہ لڑکا ہے"!

۵۔ "اُف بڑی سخت گرمی ہے"!

۶۔ "ارے یہ لڑکا بڑا ڈھیٹ ہے"؟

ان سب جملوں میں واہ! ہائے، چھی چھی، ارے میاں! اسمیادی بودھک اویہ ہیں۔

مشق

۱۔ اویہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ اویہ کی قسمیں بیان کرو۔

۳۔ سمبندھ بودھک اور سموچیہ بودھک اویہ کی مثالیں دو۔

تیرھواں باب

اُپ سرگ اور پرتیئے

उप-सर्ग

اُپ سرگ (उपसर्ग) اور پرتیئے (प्रत्यय) دو قسم کے شبد ہیں اور اُردو قواعد میں یہ بھی حروف کہلاتے ہیں۔ یہ دونوں بھی کچھ ہندی اور اردو دونوں زبانوں میں آتے ہیں اور کچھ الگ بھی ہیں اُپ سرگ اور پرتیئے الگ کچھ معنی نہیں دیتے اور جن شبدوں میں ملائے جاتے ہیں ان کے پہلے معنی کو بدل دیتے ہیں۔

اُپ سرگ لفظوں کے پہلے لگتے ہیں اس لیے ان کو اُردو قواعد میں سابقہ کہتے ہیں یعنی پہلے آنے والے اور پرتیئے شبدوں کے آخر میں لگتے ہیں۔ اس لیے اردو میں یہ لاحقہ کہلاتے ہیں۔ یعنی بعد میں ملنے والے کچھ اُپ سرگ یہ ہیں۔

اُپسرگ उपसर्ग

उप بے۔نا۔لا۔در अ۔اتی निर وغیرہ۔

جیسے بے رحم۔بے مروت۔بے عقل۔بے وجہ۔نادان۔ناسمجھ
ناواقف۔لاوارث۔لاعلم۔لاحاصل۔دراصل۔ अपवित्र

निराकार–निर्जीव–अपशब्द असफल–अप्रटा وغیرہ۔

پرتیہ प्रत्यय: جیسا کہ ہم اوپر بتا چکے ہیں۔پرتیہ شبدوں کے آخر میں لگتے ہیں۔کچھ پرتیہ دوسرے شبدوں سے بنتے ہیں۔وہ کچھ الگ بھی ہوتے ہیں جیسے سچ سے سچائی۔لمبا سے لمبائی۔غریب سے غریبی۔باہر سے باہری۔خوبصورت سے خوبصورتی۔دھوکہ سے دھوکہ بازی۔چال سے چال بازی۔انسان سے انسانیت۔لڑکا سے لڑکپن وغیرہ۔

اوپر کے شبد سچ۔لمبا۔غریب۔باہر۔خوبصورت۔دھوکہ۔چال لڑکا وغیرہ کے آخر میں جو حروف لگے ہوئے ہیں وہی پرتیہ ہیں۔

پرتیہ کی کچھ اور مثالیں یہ ہیں۔

زمین سے زمیندار۔دوکان سے دوکاندار۔عقل سے عقلمند۔لکھ سے لکھاوٹ۔بھائی سے بھائی چارہ۔پیک سے پیکدان۔خوانچہ سے خوانچہ والا۔

बलवान से बल–प्रकाशवान से प्रकाश

से प्रिय–मित्रता से मित्र–सुन्दरता से सुन्दर

बन्धुत्व से बन्धु–प्रियतम پرتیہ لگا کر بنے ہوئے ہیں۔

प्रत्यय بہت ہیں۔اتنی مثالوں سے جن میں بھی پرتیہ ہوں تم انکو پہچان سکتے ہو۔

مشق

۱۔ آپ سرگ اور پرتییہ میں کیا فرق ہے؟

۲۔ بے حیا۔ حیادار۔ نالائق ، [illegible] — उत्सुक ،
दयावान — मूर्ख میں کون کون آپ سرگ ہیں اور کون کون پرتییہ۔

۳۔ آپ سرگ اور پرتییہ کی کچھ مثالیں دو۔

چودھواں باب

سماس یا مرکب الفاظ

سماس (समास) کے معنی اختصار یا مختصر کرنے کے ہیں ویاکرن میں سماس ایک سے زیادہ لفظوں کو ملا کر اس طرح ایک نیا لفظ بنانے کو کہتے ہیں جن سے کچھ حروف کم ہو جائیں۔ اس طرح بنے ہوئے لفظوں کو اردو قواعد میں مرکب الفاظ کہتے ہیں اور ہندی ویاکرن میں ساماست شبد समासित शब्द یعنی اختصار سے ساتھ بنے ہوئے الفاظ۔

اردو میں ساماست یا مرکب الفاظ کی مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ یہ اصل میں علی گڑھ کے مسلمانوں کی یونیورسٹی ہے "

۲۔ اسلامی ساہتیہ سدن رام نگر۔ اس کی اصل ہے۔ " اسلام کے ساہتیہ کا رام نگر کا سدن "

(۳) گلدان پھول رکھنے کا گلاس۔

(۴) خیر طلب یا خیر خواہ۔ بھلائی یا خیر کا چاہنے والا۔

ان مثالوں پر غور کرو ان سب میں سے "کی" اور "کا" کم ہو گئے ہیں۔ سماست یا مرکب لفظوں کے بنانے کا یہی فائدہ ہے کہ دو حرفوں کے ملنے سے ایک تیسرا با معنی لفظ اس طرح بنا کہ "کی" اور "کا" کم ہو گئے۔

ہندی کے سماست شبدوں کی مثالیں یہ ہیں۔

(۱) शुभचिन्तक یعنی شبھ کا چنتک (خیر اندیش یا بھلائی کی فکر رکھنے والا۔

(۲) शुभाकांक्षी یعنی شبھ کا آکانکھی (خیر طلب)

(۳) कृपाभिलाषी یعنی کرپا کا ابھلاشی (امیدوار عنایت یا عنایت کا امیدوار)

(۴) यथाशक्ति یعنی شکتی کے مطابق یا حسب طاقت

(۵) ईश्वरभक्त یعنی ایشور کا بھگت (خدا کا بندہ)

(۶) प्रार्थनापत्र یعنی پرارتھنا کا پتر (درخواست کا خط)

(۷) चन्द्रमुख یعنی چاند کی سی صورت والا

ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ سماس کی صورت میں ایک سے زیادہ شبدوں کو ایک میں ملا دینے کا کیا فائدہ ہے؟ اور یہ کہ سماس کسے کہتے ہیں۔ تم ایسے لفظوں کو مرکب الفاظ کہہ سکتے

ہو۔ اس طرح کہ تمام مرکب لفظوں کو سما سک شبد یعنی سماس کے قاعدے سے بنے ہوئے شبد سمجھو۔

مشق

سماس کی پانچ مثالیں شبدوں اور واکیوں میں لکھو۔

پندرھواں باب

پورن واکیہ पूर्ण वाक्य یا جملۂ تام

ہم شروع میں بتا آئے ہیں کہ واکیہ वाक्य لفظوں کے ایسے مجموعہ کو کہتے ہیں جس سے کوئی پوری بات معلوم ہو جیسے محمود نماز پڑھ رہا ہے۔ حامد سو گیا۔ منصور کھانا کھا چکا وغیرہ۔ یہ سب واکیہ یا پورن واکیہ ہیں۔

اردو میں ایسے واکیہ کو جملۂ تام یا مرکب مفید کہتے ہیں۔

بعض صورتوں میں ایک لفظ بھی واکیہ वाक्य یا جملۂ تام کا کام دیتا ہے اس لیے اسے بھی واکیہ کہتے ہیں۔ جیسے حامد نے محمود سے پوچھا تم نماز پڑھ چکے؟ محمود نے جواب دیا "ہاں"

یہ "ہاں" لفظ ہے مگر یہ واکیہ ہے، اس لیے کہ محمود کا پورا جواب دراصل یہ ہے "ہاں! میں نماز پڑھ چکا" ہاں ساتھ کے باقی

محذوف ہیں۔

یا کوئی شخص آرہا ہے۔ حامد نے محمود سے پوچھا۔ وہ کون آرہا ہے؟ محمود نے جواب دیا منصور! "منصور" بھی ایک لفظ ہے۔ مگر یہ بھی واکیہ ہے۔ اس لیے کہ پورا جواب ہے "منصور آرہا ہے" یعنی منصور کے ساتھ کا "آرہا ہے" محذوف ہے اور یہ اس لیے کہ اس کے اظہار کے بغیر ہی پوری بات معلوم ہو جاتی ہے اور پورن واکیہ یا جملۂ تام کی یہی تعریف ہے۔

کھنڈ واکیہ खण्ड वाक्य جو واکیہ دوسرے واکیہ یا جو جملہ دوسرے جملے کے بغیر پورا نہ ہو یعنی اپنے مقصد کو ظاہر نہ کر سکے اسے کھنڈ واکیہ یعنی جزو جملہ کہتے ہیں۔

کھنڈ واکیہ کی دو قسمیں۔

۱۔ پردھان کھنڈ واکیہ۔ اُسے اردو میں خاص فقرہ کہتے ہیں۔

۲۔ ادھین کھنڈ واکیہ۔ اسے اردو میں "تابع فقرہ" کہتے ہیں۔

اس کی مثال یہ ہے ــــ مجھے معلوم غالب بہت بڑے شاعر تھے"۔ اس جملہ میں "مجھے معلوم ہے" پردھان کھنڈ واکیہ یا خاص فقرہ ہے اور "غالب بہت بڑے شاعر تھے" ادھین کھنڈ واکیہ یا "تابع فقرہ ہے۔

واکیہ انش वाक्यांश

ایک واکیہ کے درمیان میں ایسے الفاظ آتے ہیں جن سے کوئی پوری بات نہیں معلوم ہوتی۔ مثلاً

"اتنا سنتے ہی"، "آپ کے بعد"۔ "اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد"۔ ایسے جملوں سے کوئی بات معلوم نہیں ہوتی ان کو واکیہ انش یا جملۂ ناقص مرکب غیر مفید کہتے ہیں۔

اُدّیشیہ اور ودھیہ

ہر واکیہ کے دو جز ہوتے ہیں۔ (۱) اُدّیشیہ (उद्देश्य) اور (۲) ودھیہ विधेय ان کو اُردو میں مسند الیہ اور مسند کہتے ہیں۔

کوئی جملہ کتنا ہی بڑا یا چھوٹا ہو، اس میں یہ دونوں جز ضرور پائے جائیں گے۔ جیسے حامد پڑھتا ہے، اس جملے میں "حامد" اُدّیشیہ یا مسند الیہ ہے اور "پڑھتا ہے" مسند ہے۔

جیسا کہ شروع میں بتایا جا چکا ہے جس شخص یا چیز کے بارے میں کوئی بات کہی جائے وہ شخص یا وہ چیز ادیشیہ ہے اور اس کے بارے میں جو بات کہی جائے وہ بات ودھیہ ہے۔

اُدّیشیہ اور ودھیہ دونوں کو صفت وغیرہ کے ذریعہ بڑھاتے بھی ہیں۔ اِس صورت میں جو الفاظ ودھیہ کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کو ادیشیہ کا وستار उद्देश्य का विस्तार یا توسیع

فاعل کہتے ہیں اور جو الفاظ ودھیہ کے متعلق ہوتے ہیں ان کو ودھیہ کا دستار یا تمیزی توسیع یا متعلقات فعل کہتے ہیں۔ جیسے اچھے لڑکے بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔

اس جملے میں "لڑکے" اُدّیشیہ ہیں "پڑھتے ہیں" ودھیہ ہے "شوق سے" توسیع فاعل ہے اور "بڑے" تمیزی توسیع ہے۔

مشق

(۱) واکیہ کسے کہتے ہیں؟

(۲) کھنڈ واکیہ اور ونش واکیہ میں کیا فرق ہے؟

(۳) کھنڈ واکیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ مثال دے کر بتائیے۔

(۴) اُدّیشیہ اور ودھیہ میں دستار کیسے کرتے ہو؟

سولھواں باب

پد پریچے (تحلیل ترکیبی)

पद परिचय

پد پریچے (पद परिचय) کو ہندی میں واکیہ وشلیشن (वाक्य विश्लेषण) اور واکیہ وگرہ (वाक्य विग्रह) بھی کہتے ہیں۔ اردو میں اس کو تحلیل ترکیبی یا اجزائے ترکیبی کہا جاتا ہے۔ اس قاعدے کے ذریعہ یہ پتہ چل جاتا ہے کہ کسی جملے یا واکیہ میں آئے ہوئے شبد کن حالتوں میں ہیں۔ کچھ پد پریچے نیچے دیئے جا رہے ہیں۔

(میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ جو کوشش کرے گا وہ کامیاب ہوگا
جملے میں پد پریچے اس طرح ہوگا۔

"میں" — پرش واچک سرونام، اتم پرش، ایک وچن۔ پلنگ کرتا رکارک "کہا تھا" کریا کا کرتا ہے۔

"پہلے" کریا وشے شن، کال واچک "کہا تھا"، کریا کی وشستا ظاہر کرتا ہے۔

"جو" ــ سمبندھ واچک، سرونام، پلنگ، ایک وچن امیہ پرش کرتا کارک، کرے گا، کریا کا کرتا ہے۔

(۲) شاباش! رشید اور مجید نے بازی مارلی۔

اس جملے کی ترکیب یہ ہے۔

"شاباش"! ہرش بودھک اوّیہ۔

"اور" ــ سموچیہ بودھک اوّیہ، رشید اور مجید دونوں شبدوں کو ملاتا ہے۔

۳۔ رشید نے مجید کو ایک قلم دیا۔

اس جملے کا پدپریچے یہ ہے۔

"رشید" دیکتی واچک سنگیا، پلنگ، ایک وچن، کرتا کارک "دیا" کریا کا کرتا ہے۔

"مجید" ــ دیکتی واچک سنگیا، پلنگ، ایک وچن، سمپردان کارک سکرمک کریا "دیا" کا سمپردان ہے۔

"قلم" ــ جاتی واچک سنگیا۔ پلنگ ایک وچن، کرم کارک، سکرمک کریا "دیا" کا کرم ہے۔

(۴) وہ عقل مند لڑکا ہے

پدپریچے وہ "سرونام" پلنگ، ایک وچن

"عقلمند" — وشیشن، گن واچک، پلنگ، ایک وچن "لڑکا" ولیشیشن کا وشیشہ۔

(۵) وہ ٹھنڈا پانی پیتا ہے۔

پد پرتچیہ

"وہ" — سرونام، پلنگ، ایک وچن، اوّل شیہ

"ٹھنڈا" — وشے سشن، پلنگ، ایک وچن

"پانی" — سنگیا، پلنگ، ایک وچن

"پیتا" ہے — کریا پلنگ، ایک وچن

یہ سب ملا کر ودھیہ ہوا۔

تیرھواں باب

وِرام یا وقف

विराम

بولنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ بولتے ہوئے درمیان درمیان میں ٹھہرتا جائے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو سننے والے اس کی بات آسانی سے نہیں سمجھ سکتے۔ ویاکرن میں رکنے کی جگہیں اور ان کی نشانیاں بھی مقرر کردی گئی ہیں۔ ان نشانیوں کو ورام چینھ विरामचिन्ह یا علاماتِ وقف کہتے ہیں۔ ہندی میں ورام کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(۱) الپ ورام अल्पविराम (قلیل وقف) جب ایک سے زیادہ الفاظ یا واکیہ انش (جزوِ جملہ) ایک حالت میں واقع ہوتے تو یہ نشان (،) لگایا جاتا ہے، لیکن اردو میں اس کی صورت یہ ہے (،) جیسے حامد، محمود اور بشیر بنارس گئے۔

(۲) اردھ وِرام (अर्धविराम) (؛) (نصف وقف) اس کا نشان

وہی ہے جو الپ وِرام کا نشان ہے۔ لیکن الپ وِرام کی نسبت یہاں کچھ زیادہ ٹھہرایا جاتا ہے جیسے بنارس جانے کے بعد محمود نے سوچا، ہندو یونیورسٹی بھی دیکھ لیں۔ ہندی میں یہ نشان اس طرح کا ہوگا (؛) یہ نشان خاص جملے سے اس کے جزوں کو الگ کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔

(۳) پورن وِرام पूर्णचिन्ह (کامل وقف) ہندی میں اسے نشان یہ ہے (।) اُردو میں یہ نشان استعمال نہیں ہوتا۔ یہ نشان وہاں لگتا ہے جہاں جملہ پورا ہوتا ہے۔ جیسے ۱۹۴۷ء میں انگریزوں کے اقتدار سے ہندوستان آزاد ہوگیا۔ اگر یہ جملہ ہندی میں لکھا جائے تو اس کے آخر میں یہ نشان لگے گا۔

(۴) پرشن سوچک प्रश्नसूचक

یا سوالیہ نشان

اس کی صورت اُردو میں یہ ہے ؟ اور ہندی میں اس کا الٹا لیں یہ ? اس کا استعمال اس حالت میں ہوتا ہے تمہارے والد کا نام کیا ہے ؟ یا تمہارے کتنے بھائی ہیں ؟ ہندی میں اس طرح کا نشان لگائیں گے तुम्हारे पिता का क्या नाम है?

(۵) وسمیا دی بودھک विस्मयादिबोधक

اس کا نشان یہ ہے ! یہ نشان تعجب اور خوشی، غم وغیرہ قلبی کیفیت کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے واہ وا ! کتنی حسین

عبارت ہے۔ یا ہائے! بھرا گھر اجڑ گیا، اس کو اردو میں قواعد فجائیہ کہتے ہیں۔

(۶) योजक یوجک اس کا نشان یہ ہے (—)

یہ نشان ایسے دو لفظوں کے درمیان ہوتا ہے جہاں دونوں لفظوں کا سا ماسک تعلق ظاہر کرتا ہے جیسے धर्मपुस्तक भारत یا समाचार

(۷) اُدّھرن چنہہ (उद्धरण चिन्ह) علامت نقل

اس کا نشان یہ ہے "—" یہ نشان ایسی صورت میں لگایا جاتا ہے جب کسی کے قول کو نمایاں کرنا ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے بہت فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

(۸) وِوَرن چنہہ विवरण चिन्ह

اس نشان کی صورت یہ ہے (:—) اور ہندی میں یہ اس طرح الٹ جاتا ہے (—:) یہ نشان ایسی جگہ لگتا ہے جہاں کوئی بات تفصیل کے ساتھ بتائی جاتی ہے۔ جیسے ورام کے اقسام یہ ہیں:—

اور یہاں ورام کی قسمیں لکھی جائیں۔

(۹) نردیشک (निर्देशक) اس کی صورت یہ ہے۔
یہ نشان اس جگہ لگتا ہے جہاں مثال کے طور پر کوئی بات لکھی جائے جیسے ریکھی واچک سنگیا اسم شخصی جیسے مولانا آزاد۔ تاج گنج۔

مسلم یونیورسٹی۔

(۱۰) کوشٹھک (Bracket) یعنی توسین ـــ اس نشان کی تین صورتیں ہوتی ہیں (ـــ) [ـــ] {ـــ} آخری صورت دو سطروں کے گھیرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

مشق

(۱) وِرام کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ تمام قسموں کی ایک ایک مثال دو۔

(۲) مندرجہ ذیل جملوں میں ورام چنھ لگاؤ۔

الف محمود اشرف نذیر اور ہرنام امتحان میں پاس ہو گئے۔

(ب) آہا چودھویں کا چاند کتنا حسین ہے؟

(ج) حامد کہتا ہے میں آج اسکول نہ جاؤں گا

(د) علی گڑھ سے کب آئے اور کب واپس جاؤ گے۔
